گستاخ رسول کی سزا

از محمد محسن حنفی عفی اللہ عنہ

آج کل امریکہ کی ایماء پر اسلام اور اسلام پسند ملکوں پر جو ظلم ہو رہا ہے
وہ کسی بھی اہل علم تو کجا کسی چپل سینے والے موچي سے بھی پوشیدہ نہیں صرف
اور صرف امریکہ ان لوگوں کو مسیحا دکھائے دیتا ہے جن کی آنکھوں پر ڈالروں
کی عینک ہے اس کے سوا دنیا بھر میں ہر اعتدال پسند انسان چاہے وہ ہندو ہو،
سکھ ہو یا عیسائی ہو سب کو یہ ظلم اور سازش ہی نظر آتا ہے ۔ اسی ایماء پر
اسلامی ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اندر سودی بینکاری کوسابق صدر پرویز
مشرف کے دور میں جو تقویت بخشی گئی اور اسی کو معیشت کا نظام آخر سمجھا گیا
اس کا ثمر آج ہم مہنگائی کے امڈتے ہوئے طوفان کی صورت میں دیکھ رہے ہیں۔ اس
کے بعد امریکہ کے کہنے پر حدود آرڈیننس میں تبدیلی کرکے زناکاری اور بدکاری
کی جو چھوٓٹ دی گئی پھر اوپر سے موبائل فون پیکجز نے اس پر سونے پر سہاگہ کا
کام کیا، اس کا نتیجہ ہم آج پارکوں میں دیکھتے ہی یہ اشعار یاد آجاتے ہیں کہ

گستاخ رسول کی سزا

ٹوپ ٹوپی کی جگہ کوٹ بجائے اچکن

داڑھی بلکل ہی صفاء مونچھ کرزن فیشن

عورتیں پھرتی ہیں انداز سے بازاروں میں

لڑکیاں کھانے ہوا جاتی ہیں گلزاروں میں//

**

***BLASPHEMY LAW*

بس فرق اتنا ہے کہ اب لڑکیاں گلزاروں میں اکیلے نہیں جاتی بس لڑکوں کے ساتھ ہوتی ہیں۔اسی طرح امریکہ کا ہدف تھا کہ قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ پاکستان کے قانون کا حصہ ہے اس میں تبدیلی کردی جائے تاکہ غالی

گستاخ رسول کی سزا

قسم کی حرام کی اولادیں بے دھڑک ہمارےپیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے پھرے حتی کہ مسلمانوں کے کان اس طرح کے جملے سن سن کر عادی ہوجائیں اور پھر توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والے منچلوں کی طرح پھرتے رہے۔ لیکن اللہ کی قدرت ہے کہ فاسق سے فاسق تر مسلمان بھی نادانستگی میں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے لہذا وہ اس طرح کی حرکت نہیں ہرگز نہیں برداشت کرے گا۔ شاید اللہ تعالی نے جس طرح اپنے قرآن کی حفاظت کی ہوئی ہے اس طرح اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی بھی حفاظت کا ذمہ اٹھایاہے۔ لیکن کچھ لوگ جو ڈالر کے غلام ہیں انہوں نے قوم کی سب سے بڑی خدمت یہ سمجھ رکھی ہے کہ کسی طرح قانون توہین رسالتؐ میں تبدیلی کردی جائے تاکہ اپنے باپ امریکہ کو خوش کرسکے لیکن اللہ کی کرنی ایسی ہے کہ یہ اس میں کامیاب نہیں ہوپارہے اور بار بار کوشش کرنے کے باوجود ناکام پھر رہے ہیں اور انشاء اللہ آگے بھی ناکام ہی رہے گے۔ البتہ کچھ برائے نام اسکولرز جو دین کو اپنے باپ کی جاگیر سمجھ کر اپنے مکروہ فتوے جھاڑتے ہیں جس کی وجہ سے ہماری نوجوان نسل جو کہ علماء کو کچھ جانتے ہی نہیں ان کے دل میں بے شمار اشکالات پیدا ہوگئے ہیں اور ہم اہل قلم کو بھی

گستاخ رسول کی سزا

اس پر اسی لئے قلم اٹھانا پڑرہا ہے کہ یہ جہاد بالقلم کے ذریعے اس فتنے کی سرکوبی کی جائے۔ انشاء اللہ ہم نیچے قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا قرآن حدیث سے ثابت کریں گے اور ممکنہ اعتراضات جو ہماری نظروں میں آئے ہیں ان کا بھی اپنے تئے جواب بھی دیں گے انشاء اللہ

توہین رسالت کے مرتکب کی سزا قرآن اور تفاسیرکی روشنی میں
<http://www.ownislam.com/articles/urdu-articles/1538-gustakh-e-rasool-ki-saza>

قبل ا س کے ہم قرآن و حدیث سے اس مسئلہ کو ثابت کریں ہم اپنے اس مضمون کو علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں جنھوں اپنے دور میں توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا کو ثابت کرنے کے لئے بے حد مدلل کتاب لکھی اور اس کا نام "الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ" رکھا اور الحمد للہ اس میں دلائل اور براہین کا انبار لگا کر مخالفین سزا کا پر زور رد کیا۔

گستاخ رسول کی سزا

پہلی دلیل

اِنَّمَا جزآؤُاالَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًااَنْ یُّقَتَّلُوْآ اَوْیُصَلَّبُوْآ اَوْتُقَطَّعَ اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْیُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ط ذٰلِکَ لَھُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (33)

ترجمہحضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

جو لوگ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں اُن کی یہی سزا ہے کہ قتل کئے جاویں یا سولی دئے جاویں ۔ یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دئے جاویں یا زمین پر سے نکال دئے جاویں۔یہ اُنکے لئے دُنیا میں سخت رسوائی ہے اور اُن کو آخرت میں عذابِ عظیم ہوگا۔سورۃ المائدۃ آیت ۳۳

اس آیت میں اللہ تعالی فساد پھیلانے والے کو سزائے موت کا مستحق بتاتا ہے

گستاخ رسول کی سزا

یا پھر دوسری سزا یہ ہے کہ اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائے۔ اب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ہے جب کبھی کوئی توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سوچے گا بھی تو مسلمانوں میں بڑا فساد پھیلے گا لہذا اس فساد کے پھیلانے والے کی سزا ہے کہ موت کی گھاٹ اتار دیا جائے۔

دوسری دلیل

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلاً ۔(27) يٰوَيْلَتَىٰ لَيْتَنِى لَمْ أَتَّخِذْفُلَانًا خَلِيلاً (28) لَّقَدْأَضَلَّنِى عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَاِذْجَآءَ نِى وَكَانَ الشَّيْطَٰنُ لِلْاِ نسَانِ خَذُولاً۔(29)

[سورة الفرقان آیت ۲۷تا۲۹]

ترجمہحضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہاور جس روز ظالم (یعنی آدمی غایت حسرت سے)

گستاخ رسول کی سزا

اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھاوے گا اور) کہے گا کیا اچھا ہوتا میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (دین کی راہ) پر لگ لیتا۔ ہائے میری شامت (کہ ایسا نہ کیا اور) کیا اچھا ہوتا کہ میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا۔ اس (کمبخت) نے مجھ کو نصیحت آئے پیچھے بہکا دیا (اور ہٹا دیا) اور شیطان تو انسان کو (عین وقت پر) امداد کرنے سے جواب دے ہی دیتا ہے۔
اسکی تفسیر میں اس کا شان نزول عقبہ بن ابی معیط ہے

[تفسیر جلالین، تفسیر ابن کثیر، تفسیر بغوی ، تفسیر معارف القرآن وغیرہ]

جس نے امیہ بن خلف کے کہنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تنبیہ کی کہ اگر تو مجھے مکہ کے باہر ملے گا تو میں تجھے قتل کروں (یعنی کرواؤں گا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے یوم اسے گرفتاری کی حالت میں قتل کروادیا۔
اسی طرح بے شمار آیت قرآن میں موجود ہیں۔

گستاخ رسول کی سزا

تیسری دلیل

لَّئِنْ لَّمْ یَنتَہِ الْمُنٰفِقُونَ وَالَّذِینَ فِی قُلُوبِہِم مَّرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِی الْمَدِینَۃِ لَنُغْرِیَنَّکَ بِہِمْ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُونَکَ فِیہَآ اِلَّا قَلِیلاً۔ (۶۰)مَّلْعُونِی نَصلے اَیْنَمَا ثُقِفُوٓاْ أُخِذُواْ وَقُتِلُواْ تَقْتِیلاً ۔(۶۱)[سورۃ الاحزاب آیت ۶۰اور ۶۱]

ترجمہحضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہیہ منافقین اور وہ لوگ جو مدینہ میں (جھوٹی جھوٹی) افواہیں اڑایا کرتے ہیں اگر باز نہ آئے تو ضرور ہم آپ کو ان پر مسلط کرینگے پھر یہ لوگ آپ کے پاس مدینہ میں بہت ہی کم رہنے پاویں گے۔ وہ بھی (ہر طرف سے) پھٹکارے ہوئے جہاں ملیں گے پکڑ دھکڑ او رمار دھاڑ کی جاوے گی۔

اس آیت سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اگر کوئی مسلمان حضورصلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرکے ارتداد کو گلے لگاکر زنادقہ بن جائے تو اس پکڑ پکڑ کر قتل کیا جائے جبکہ کوئی کافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے تب بھی اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کیا جائے (کذا فی لئن لم ینتہ المنافقون والذین فی

گستاخ رسول کی سزا

قلوبھم مرض والمُرجفون فی المدینۃ ۔۔۔۔۔ و تقتلوا تقتیلا)کیونکہ مسلمان نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تب تو وہ مسلمان نہیں رہا لیکن اگر اس کے باوجود دعوی ایمان کرے تو منافق ہوگیا ۔ اگر گستاخی کرکے رشدی کی طرح کافر ہوجائے تو مرتد ہوگیا اور اگر غیر مسلم یہ کرے تو یہ (والمرجفون فی المدینۃ)کے زمرے میں آئے گا کیونکہ وہ جو بکواس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کرے گا آپ ہرگز ایسے نہیں ہیں لھذا سب کے جزا ایک ہوگی اور وہ یہ کہ (قتّلوا تقتیلا)کے تحت قتل کئے جائے گے۔

چوتھی دلیل

لَّا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِا للَّہِ وَالْيَوْمِ الْأَخِرِيُوَآدُّونَ مَنْ حَآدَّاللَّہَ وَرَسُولَہٗ وَلَوْ كَانُوٓاْ اٰبَآءَ هُمْ أَوْأَبْنَآءَ هُمْ أَوْ اِخْوَانَهُمْ أَوْعَشِيرَتَهُمْ ج أُوْلَٓـِٕکَ كَتَبَ فِى قُلُوبِهِمُ الْاِيْمانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُصلے وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَاج رَضِىَ اللّٰہُ عَنْهُمْ وَرَضُواْ عَنْہُ ج أُوْلَٰٓئِکَ حِزْبُ اللَّہِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

گستاخ رسول کی سزا

ترجمہحضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہجو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھتے ہیں جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہیں گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہوں ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کردیا ہے اور ان (قلوب) کو اپنے فیض سے قوت دی ہے (فیض سے مراد نور ہے) اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہونگی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ سے راضی ہونگے یہ لوگ اللہ کا گروہ ہے خوب سن لو کہ اللہ ہی کاگروہ فلاح پانے والا ہے۔

تفاسیر میں اس کا شان نزول ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی جنہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن الجراح کو احد کے دن قتل کیا۔ اور (اس میں)عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (کی شان بھی ہے کہ) انہوں نے بدر کے دن اپنے خالو عاص بن ہشام بن مغیرۃ کو جہنم واصل کیا۔ اور (اسی میں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی شان بیان ہے کہ انہوں نے یوم بدر کو اپنے بیٹے عبدالرحمن (جو بعد

میں ایمان لے لائے تھے) کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ۔ اسکے علاوہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "(یہ آیت) مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ (جن کا چہرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور سے بہت ملتا تھا، انکے بارے میں بھی نازل ہوئی) کیونکہ انہوں نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو (اسلام کی خاطر) قتل کیا اور حضرت علی اور حضرت عبیدۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی جنھوں نے عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ کو یوم بدر قتل کیا۔[تفسیر کبیر از علامہ فخر الدین الرازی رحمہ اللہ، و کل کتب تفسیر]

ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس آیت کے تحت لکھا کہ آیت ھذا میں لفظ

(ولوا کانو آباءھم)حضرت ابوعبیدۃ عامر بن عبداللہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوا کیونکہ انہوں نے بدر کے روز اپنے باپ کو قتل کیا کیونکہ وہ اسلام مخالف فوج میں تھا

(اَؤ ابناءھم)حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے کہ انہوں اپنے بیٹے

عبدالرحمن کو قتل کرنے کا ارادہ کیا

(اَوْ اخوانھم)**حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی کہ انھوں نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو اللہ کے رضا کے لئے قتل کیا

(اَوْ عشیرتھم)**حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی کہ انھوں نے اپنے قریبی رشتہ دار (خالو) کو اللہ کی رضا کے لئے جہاد میں قتل کیا اور یہی لفظ حضرت حمزہ، حضرت علی اور عبیدۃ بن الحارث کے لئے نازل ہوئے جنھوں نے عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ کو بدر کے روز اللہ کے لئے قتل کیا۔ واللہ اعلم

تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اللہ اور دین کے کٹر دشمن کو قتل کرنے کا نہ صرف الہ نے حکم دیا جیسا کہ پہلے سورۃ الاحزاب کی آیت ۶۰اور ۶۱کے حوالے لکھ چکے بلکہ اللہ اس سے راضی بھی ہوا جنھوں نے اللہ کی رضا کے لئے ان دشمنان اسلام کو قتل کیا یا اس کا ارادہ کیا۔ پھر اللہ نے یہ بات بھی بتلا دی کہ ایمان والے کبھی بھی ایسے کافروں کو اپنا دوست نہیں بناتے چاہے وہ ان کا

گستاخ رسول کی سزا

کتنا عزیز رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ علامہ ابن تیمیہؒ نے فرمایا جب ایسے لوگوں کو دوست بنانے کے متعلق یہ حکم ہے تو سوچنے کی بات ہے کہ خود ایسی حرکتیں کرنا(یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنا) ایمان کا کیسا جنازہ نکالتا ہوگا. (ملخص از الصارم المسلول)

الحمدللہ ہم نے دلائل و براہین کی روشنی میں قرآن سے یہ بات ثابت کی کہ شاتم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم مستحق قتل ہے اور اس کی حمایت کرنے والا بھی اس گناہ میں شریک ہے لہذا اس کی سزا بھی یہی ہونی چاہیئے ۔ اب ہم آگے حدیث اور سیر کی کتابوں سے ثابت کریں گے کہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مستحقِ قتل ہے۔

گستاخ رسول کی سزا احادیث اور سیرت کی کتب سے

پہلی دلیل

گستاخ رسول کی سزا

عن علیرضی اللہ عنہ ان یہودیہ کانت تشتم النبی ا وتقع فیہ فخنقھا رجل حتی ماتت ، فاطل رسول اللہ ا دمھا

[تخریج: ابوداؤد جلد ۴صفحہ۵۳۰، سنن الکبری بیہقی جلد ۷صفحہ۶۰اور جلد ۹صفحہ۲۰۰و الحدیث الجیّد]

ترجمہ: ایک یہودیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی تھی ایک آدمی نے اس کو گلا گھونٹ کر جہنم واصل کردیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے خون کو رائیگاں قرار دے دیا (اور کوئی قصاص یا دیت نہیں لی)حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اس خون کا قصاص یا خون بہا نہ لینا اس طرف اشارہ دیا کہ اس کی سزا ہی یہی تھی کہ اُس کو قتل کردیا جائے۔ واللہ تعالی اعلم

دوسری دلیل

گستاخ رسول کی سزا

عن ابن عباس ضیللھعنھما ان اعمی کانتلہ ام ولد تشتم النبی وتقع فیہ، فینها
ها فلا تنتهی، ویزجوها فلا تنزجر، فلمّا کانت ذات لیلة تقع فی النبی ا
وتشمہ؛ فاخذ المغول فوضعہ فی بطنها واتکأً علیها فقتلها، فلما اصبح ذکر ذلک
للنبی ا فجمع الناس فقال (انشد اللہ رجلا فعل ما فعل لی علیہ حق الا قام)
فقام الاعمی یتخطی الناس و هو یتدلدل، حتی قعد بین یدی النبی، فقال : یا
رسول اللہ ا أنا صاحبها، کانت تشتمک وتقع فیک فأنها ها فلا تنتهی وازجرها
فلا تنزجر، علی منها ابنان مثل اللؤلؤتین، وکانت بی رفیقہ، فلما کان
البارحة جعلت تشتمک وتقع فیک، فاخذت المغول فوضعتہ فی بطنها واتَّکات علیہ
حتی قتلها، فقال النبی (الا اشهدوا انّ دمهاهدرٌ)

تخریج:ابوداؤد ۵۲۸٫۴حدیث ۴۳۶۱، نسائی ۱۰۷٫۷، دارقطنی ۱۱۲٫۳حدیث ۱۰۳، قال
حاکم صحیح علی شرط مسلم فی مستدرک ۴٫ ۳۵۴، سنن الکبری بیہقی ۷٫ ۶۰، قال ابن
حجر راوتہ ثقات فی بلوغ المرام ۲۵۵حدیث ۳۶۶۵

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اندھے شخص کی

گستاخ رسول کی سزا

لونڈی تھی جس کا نام ام ولد تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتی تھی اور اس شخص کے منع کرنے کے باوجود باز نہیں آتی تھی وہ اسے زجر و توبیخ کرتا لیکن وہ اپنی حرکت پر قائم رہتی۔ ایک رات اس نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے رہے تھی تو اس نابینا نے ایک مغول لے کر اس کے پیٹ میں گھسا دیا جس سے وہ جہنم واصل ہوگئی۔ صبح کو اس کا تذکرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں ہوا تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جمع کیا اور کہا میں قسم دیتا ہوں کہ جس نے جو کیا اس پر میرا حق ہے وہ بندہ کھڑا ہوجائے۔ اس پر وہ نابینا کھڑا ہوگیاحالت بے چینی میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گیا اور کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اسے منع کرتا لیکن وہ آپ کو گالیاں دیتی میں اسے روکتا پر وہ باز نہ آتی۔ اس کے رحم سے میرے دو ہیرے کی مانند بیٹے ہیں اور وہ میری رفیقہ حیات تھی ۔ گزشتہ رات جب وہ آپ کی شان میں ہجو بک رہی تھی تو میں نے مغول لیا اور اس کے پیٹ میں پیوست کرکے اس طاقت سے دبایا کہ وہ مر گئی، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تم گواہ رہنا اس (عورت) کا خون

ہدر ہے)

اس حدیث سے بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ شاتم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اسی بات کا مستحق ہے کہ اسے قتل کردیا جائے چاہے وہ آپ کا کوئی بھی کیوں نہ ہو اور خون کا علی اعلان ہدر کرنے سے صحابہ کرام ث کو بھی یہ تعلیم ملی کہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا موت ہے اور اگر عام آدمی سوائے حاکم وقت کے بھی یہ سزا دے تو اس سزا دینے والے پر کوئی گرفت نہیں بلکہ اس نے وہی کیا جو اسے کرنا چاہئے تھا۔

تیسری دلیل

یہاں دو دلیلوں میں آپ نے ملاحظہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر میں آنے سے پہلے کسی نے شاتم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا قصاص نہ لیا۔ اب ان دو دلیلوں سے یہ اعتراض اٹھ سکتا ہے کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سزا نہیں دی لہذا یہ

گستاخ رسول کی سزا

دلیل دعوے کے مطابق نہیں لیکن ذیل میں ہم ایسی حدیث بیان کرنے والے ہیں جو ان لوگوں پر ۔۔۔ جو باوجود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے کا دعوی کرنے کے حضور کی گستاخی کرنے والے کے لئے سزائے موت کو درست نہیں مانتے ۔۔۔ زلزلہ کی طرح گرے گی پھر یا تو اسلام کو سلام کرنا پڑے گا یا پھر لبرلزم کو۔ دلیل ملاحظہ ہو۔

کتب حدیث اور سیرت میں متفقہ طور پر یہ واقعہ درج ہے کہ//

"کعب بن اشرف ایک یہودی تھا جسے اسلام سے سخت نفرت تھی وہ مسلمانوں کی عورتوں کے بارے میں غلیظ اشعا ر لکھتا اور کہتا تھا جس سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچتی اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہجو اشعار کہہ کر گستاخی کا مرتکب ہوا تھا اس کو قتل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کیا کہ "*من لکعب ابن الاشرف فانہ قہ أذی اللہ و رسول*"یعنی "کون کعب بن اصرف کا کام تمام کرے گا کیونکہ وہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلمکو بہت ایذا پہنچا چکا" اس پر محمدؓ بن مسلیمہ نے فرمایا (

گستاخ رسول کی سزا

یارسول اللہ اتحب ان اقتلہ)یعنی اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ پسند فرمائے گے کہ میں اسے قتل کروں؟اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت دی۔ پھر محمدؓ بن مسلیمہ نے اپنے ساتھیوں سمیت کعب بن اشرف کو جہنم واصل کردیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچائی۔"

تخریج: ملخص؛ صحیح بخاری جلد ۳صفحہ ۹۹اور ۱۰۰طبع المکتبۃ السلفیّہ،دلایل النبوۃ از بیہقی جلد ۳صفحہ ۹۰ ۱اور ۱۹۱، سیرت النبی ا از ابن ہشام جلد ۲صفحہ ۵۱تا ۵۸، تفسیر طبری جلد ۵صفحہ۱۳۲، تاریخ طبری عربی جلد ۲صفحہ ۴۸۸

اس حدیث کے اندر یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کہا کہ کون گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرے گا اور ایک صحابی نے یہ کام اپنے ذمہ لیا اور اپنے ساتھیوں سمیت اس شاتم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جہنم واصل کیا۔

چوتھی دلیل

گستاخ رسول کی سزا

ابورافع ایک خیبر کا یہودی تھا ۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت بغض رکھتا تھا اور تن و دھن سے مسلمانوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک لشکر اس کے قتل کے لئے بھیجا جس نے اس کو جہنم واصل کیا اس حالت میں کہ وہ یہودی سو رہا تھا۔ روایت میں ہے کہ

عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ (بعث رسول اللہ ا رھطاً الی ابی رافع فدخل علیہ عبداللہ بن عتیک بیتہ لیلاً فھو نائم فقتلہ)
[تخریج: بخاری جلد ۳صفحہ ۱۰۰طبع المکتبۃ السلفیّہ، اس کے علاوہ اختلاف الفاظ کے ساتھ یہ واقعہ تمام کتب سیرت اور مغازی میں موجود ہے]
ترجمہ: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع یہودی کی طرف بھیجا ۔ انھوں نے اس کے گھر میں اس حالت میں قتل کیا جب وہ سو رہا تھا۔

پانچویں دلیل

تاریخ کی کتب میں متفقہ واقعہ ہے کہ

عن ابن عباسؓ ھجت اِمرأة من خطمة النبی ﷺفقال(منلیبھا؟) فقالرجلمنقومھا''أنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فنھض فقتلھا، فأخبر النبی ﷺفقال(لاینطحفیھاعنزانٌ)

[الکامل لابن عدی جلد ۶صفحہ ۲۱۵۶، تاریخ خطیب جلد ۱۳صفحہ ۹۹الصارم المسلول جلد ۲صفحہ ۱۹۵طبع]

ترجمہ خطمة قبیلے کی عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہجو بکا کرتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت سے کون نمٹے گا؟ اسی قبیلے کے ایک آدمی نے کہا میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس اس نے جا کر اسے قتل کردیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو

گستاخ رسول کی سزا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس معاملے میں دو بکریا ں اپنے سینگ نہ ٹکرائے(یعنی دو شخص آپس میں بحث و تکرار کرے کہ آیا اس نے درست کیا یا غلط ۔ اس نے بلکل صحیح کیا)

یہاں تک تو قارئین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ملاحظہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاتمین کو قتل کروایا کرتے تھے۔ اب ذیل میں حضرت علی کرم اللہ وجھہ کی روایت ملاحظہ ہو جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود گستاخ رسول کو قتل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

الدلیل السادس

عن علیؓ بن ابی طالب قال رسول اللہ ﷺ(مَنْ سَبَّ نَبِيًّا قُتِلَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابَہٗ جُلِدَ)

[المعجم طبرانی حدیث ۶۵۹، مجمع الزوائد جلد۶صفحہ ۲۶۳، الصارم المسلول جلد۲صفحہ ۱۸۹]

گستاخ رسول کی سزا

ترجمہ: حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جو نبیوں پر سب و شتم کرے اسے قتل کیا جائے اور جو صحابہ پر سب و شتم کرے اُسے کوڑے لگائے جائے)

یہاں ایک اور بات واضح ہوئی کہ صرف گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی سزا موت نہیں بلکہ محمد ﷺ کے علاوہ کسی بھی نبی علیہ السلام کی گستاخی کرنے بھی مستحق قتل ہے۔ جیسا کہ تمام علماء کا اتفاق ہے۔